باب : 39

گدھ، بھکاری، بھیدی،اوربادشاہ

اگلی صبح، سورج کی پہلی کرنوں نے جوناتھن کوجگا دیا۔ اس نےخرخراہٹ کی آوازسنی،چوہو لمبی تانےمزےلے رہا تھا؛اپنے پنجے زمین میں گاڑے ہوئے۔ جوناتھن نے اپنی آنکھیں ملیں اوربیزاری سے ادھرادھرد یکھا ۔ دھوئیں کی کچھ لکیروں سے قطع نظرشہردوبارہ پرسکون معلوم ہوتا تھا ۔ اسے بھوک لگی تھی، اس نے اپنی جیبوں کو ٹٹولا ۔بچی ہوئی روٹی کے کچھ ٹکڑے اس کے ہاتھ آ گئے۔ اس نے ایک ٹکڑا کھا لیا،اورایک ٹکڑا دھیرے سے ایلیسا کے ہاتھ پر رکھ دیا؛ وہ اسے اٹھانا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن وہ کسمسائی اوراٹھ بیٹھی۔

”میں اس پہاڑ کی چوٹی سے نظارہ کرنا چاہتا ہوں،“ اس نے اسے بتایا۔ وہ مان گئی اوروہ اکٹھے او پر چڑھنے لگے ۔ جلد ہی رستہ ختم ہو گیا،اب صرف چٹانیں تھیں اور کسی ٹہنی یا جڑ کاسہارا لے کر ہاتھوں کے بل ہی اوپر چڑھا جا سکتا تھا۔ ایلیساسے کافی آگے مگر چوہو سے پیچھے جوناتھن چوٹی کے قریب ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان تک پہنچ گیا۔ اس نے دور نیچے شہر کا جائزہ لیا۔ چوٹی قریب ہی تھی،لہٰذا،وہ اوراوپرچڑھنےلگا۔اسے ٹنڈ منڈ اورمڑے تڑے درختوں کے جھنڈ میں سے گزرنا پڑا ۔

”لوگ!“وہ برہم سا خودسے بولا۔” ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ دھکم پیل کرتے ہوئے۔ ایک دوسرے کو دھمکاتے ہوئے۔ ایک دوسرے کوگرفتارکرتے ہوئے۔ایک دوسرے کولوٹتےاورنقصان پہنچاتے ہوئے۔“

پھردرخت کم ہوگئے،چند ایک جھاڑیاں رہ گئیں، اورپھر گھسی پٹی چٹانوں کا ایک ڈھیر۔ دھندلا سا پورا چاند ابھی تک ڈوبتا ہوا دیکھا جاسکتا تھا،وہ بس افق میں غائب ہونے والاتھا۔ ہوا ٹھنڈی اورخوشگوار تھی۔ وہ چڑھتا گیا۔ چوٹی پر ایک مریل سا درخت تنہا کھڑا تھا اوراس کی ایک ننگی شاخ پر ایک بڑا بد صورت گدھ برا جمان تھا۔” اف، نہیں،“جوناتھن نے تاسف کا اظہار کیا۔ اسے امید تھی کہ یہاں زیادہ تنہائی ہوگی ۔”بس میری قسمت۔ پیچھے میں گِدھوں کی وادی چھوڑ کر آیا کہ یہاں سکون ہو گا اورمجھے ملا کیا؟ ایک حقیقی گدھ !“

”میں ایک کرگس ہوں !“ ایک بھاری اورکرخت آواز گونجی۔

جوناتھن خوف سے ٹھنڈا ہو گیا۔ چوہو اچھل پڑا، پھر اس نے اپنی پشت کھڑی کرلی اور سسکارنے لگا۔ جوناتھن کی آنکھیں چاند سے بھی زیادہ بڑی ہو گئیں اوردھیرے دھیرے اس جگہ کا جائزہ لینے لگیں۔ اس کا دل دھڑدھڑ جیسے اس کے کانوں میں دھڑک رہا تھا۔ کانپتے ہونٹوں سے اس نے پوچھا،"کون بولا؟"

"کون بولا؟" آواز پھر گونجی۔ یہ اس ویران درخت سے آتی معلوم ہوتی تھی۔

جوناتھن نے گدھ جیسے پرندے پر نظر ڈالی۔ کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں۔ وہ بولا،"تم بولتے ہو؟ناہ، گدھ تونہیں بولتے!"

اپنے حوصلےکومجتمع کرتے اورایک گہراسانس لیتے ہوئے جوناتھن آہستہ آہستہ درخت تک پہنچا۔ پرندے نے پر تک نہ ہلایا، گرچہ جوناتھن کو واضح طورپریہ محسوس ہورہا تھا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

جوناتھن پھر اپنی آواز میں ٹھہراؤ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولا،"تم بولتے ہو؟"

"بالکل؟"کرگس نےخود پسندی سے جواب دیا۔"میں ایک کرگس ہوں،گدھوں کے عظیم خاندان کا سب سے بڑا فرد۔"جوناتھن کے گھٹنے لڑکھڑائے اوروہ گرتے گرتے بچا۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور درخت کے سامنے بیٹھ گیا۔" تم،تم بول سکتے ہو؟"

"ہام،"پرندے نے آواز نکالی۔"تم بول سکتے ہو؟ لگتا نہیں تم جو کچھ کہہ رہے ہو جانتے بھی ہو۔ میرا خیا ل ہے بس نقل کر رہے ہو۔" پرندے نے آہستہ سے اپنی گردن کو ہلایا اورتہمت دھرنے کے لہجے میں بولا،"تمہارا اس بات سے کیا مطلب تھا کہ تم گدھوں کی وادی چھوڑ کر آئے ہو؟"

"میں،میں،میں،سوری۔میرا مطلب آپ کی توہین کرنا نہیں تھا،" جوناتھن بے ربط اندازمیں بولا۔ پرندے سے گفتگو کرتے ہوئے وہ خود کو تھوڑاسا احمق بھی سمجھ رہا تھا۔"وہاں نیچے سارے لوگ اس قدر ظالم اوربے رحم ہیں،ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہ بس گدھوں اورایسی چیزوں کے بارے میں زبان کا استعمال ہے۔ لوگوں کو دیکھ کر مجھے خیال آتا ہے،ہاں،آتا ہے . . ."

"گدھوں کا؟ "پرندے نے اپنے گنجے سر کے نیچے گردن کے پروں کو پھیلایا۔ جوناتھن نےعاجزی سے سرہلایا۔

ایلیسادرختوں سے نمودار ہوئی اورجب اس نےانہیں گفتگو کرتے دیکھا تو اسکی سٹی گم ہو گئی۔" اوہ، یہ تو با لکل سچ ہے!" وہ حیرانی سے بولی۔ اس نے جلدی سے جوناتھن کے پاس آ کر اس کا بازو پکڑ لیا اورسرگوشی میں بولی۔"عظیم بارڈ سچ مچ وجود رکھتا ہے!میں اسے بس کہانی سمجھتی تھی۔ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں، اتنا بڑا اوربد صورت!"

کرگس بڑبڑایا اوراپنی شاخ پر دوبارہ جمنے سے پہلے اس نے اپنے بڑے بڑے پروں کو پھڑپھڑایا۔ "ایلیسا تمہارا شکریہ اتنے اچھے تعارف کے لیے۔"

اپنا نام سننے پراس کی حیرانی کو بھانپتے ہوئے بارڈ بولا،" تم مجھے جانتی تھیں،مجھے تمہارا اورتمہارے دوست جوناتھن کا کیوں پتہ نہیں ہوگا؟"

ایلیسااورجوناتھن ششدر سے کرگس کو دیکھ رہے تھے۔

"میں اب کچھ عرصےسے تم دونوں پرنظررکھے ہوئے ہوں۔ خاص طور پرسمندر میں جوناتھن کی کربناک آزمائش،" بارڈ بولا۔ "نوجوان،تم بہادراورہوشیارہو،مگر آسانی سے بے وقوف بن جاتے ہو۔ ایلیسا زیادہ ذہین ہے،لفظوں کے بجائے عمل پرزیادہ نظر رکھتی ہے۔"

"میں سمجھا نہیں،"جوناتھن بولا ۔

"تمہیں اس زمین پر سب گدھ نظر آتے ہیں۔ ہوں!اگر یہ سچ ہوتا تو یہ جزیرہ جو کچھ اب ہے اس سے کہیں بہتر ہوتا۔"پرندے نے اپنی بدصورت،ننگی گردن غرورسےاوپراٹھائی۔"تم ایک جزیرے میں آ گئے ہوجہاں بہت سی مخلوقیں پائی جاتی ہیں: گدھ،بھکاری،بھیدی،اوربادشاہ۔ لیکن تم پہچان نہیں پاتے کو ن کیا ہے کیونکہ تم ناموں اور لفظوں سے دھوکہ کھا جاتے ہو۔ تم اسی قدیم شعبدے کا شکارہو گئے ہو اوربرائی کو سب سے زیادہ قابل احترام سمجھتے ہو۔"

جوناتھن نےاپنا دفاع کیا،"اس میں کوئی شعبدہ نہیں۔ گدھ، بھکاری اوروغیرہ،وغیرہ،انہیں سمجھنا کونسا مشکل ہے۔ جہاں‌سےمیں آیا ہوں وہاں گدھ مرے ہوؤں کی ہڈیاں نوچتے ہیں۔ گھن آتی ہے!" زور دینے کے لیے جوناتھن نے اپنی ناک سکوڑی ۔"بھکاری تو سادہ لوح اورمعصوم ہوتے ہیں۔ بھیدی چالاک اوردھوکے باز ہوتے ہیں،سمجھو خطرناک۔"

"جوبادشاہوں‌اوربادشاہت کی بات ہے،"جوناتھن نے تیزی سے لفظ ادا کیے۔ اس کی آنکھیں جوش سے رقصاں تھیں۔" تو،حقیقی زندگی

میں میرا کبھی کسی سے واسطہ نہیں پڑا۔ لیکن میں نے پڑھا ہے کہ وہ خوبصورت محلوں میں رہتے ہیں اورشاندار لباس پہنتے ہیں۔ ہر کوئی ان جیسا ہونا چاہتا ہے۔ بادشاہ اوران کے وزیر ملک پر حکومت کرتے ہیں اور اپنی رعایا کی حفاظت کی خدمت انجام دیتے ہیں۔ اس میں کوئی شعبدہ نہیں۔"

"کوئی شعبدہ نہیں؟"بارڈ نے دہرایا۔ وہ محظوظ ہو رہا تھا۔"گدھ کو لو،چاروں میں‌سےصرف گدھ ہے جوسچی شرافت کا علمبردار ہے۔ صرف گدھ ہیں جو کوئی قابل قد ر کا م کرتے ہیں۔"

بڑےسےسیاہ پرندے نےاپنی گردن کودوبارہ پھیلایااورجوناتھن کوغورسے دیکھنے لگا۔"جب بھی پیچھے کھلیان میں کوئی چوہا مر جائے،صفائی میں کرتا ہوں۔ جب کھیت میں کوئی گھوڑا مرجائے صفائی میں کرتاہوں۔ جب جنگل میں کوئی بے سہارا آدمی مرجاتا ہے، صفائی میں کرتا ہوں۔ مجھے کھانے کو مل جاتا ہے اورسب کا بھلا ہو جاتا ہے۔ مجھے اپنا کا م کرنے پر مجبور کرنے کے لیے کبھی کسی نے کوئی بندوق نہیں اٹھائی یا مجھے پنجرے میں نہیں ڈالا۔ کیا کوئی میرااحسان مانتا ہے؟نہیں۔ میری خدمات کو غلیظ اوربراسمجھا جاتاہے۔ سو'بدصورت ' گدھ کو زبانی گالیوں پرزندہ رہنا پڑتا ہے اور اس کے حصے میں کوئی تعریف نہیں آتی۔"

"پھربھکاری ہیں،"کرگس نے اپنی بات جاری رکھی ۔" وہ کوئی بھی چیز پیدا نہیں کرتے۔ وہ کسی کی مدد نہیں کرتے، اپنے سوا۔ لیکن وہ کسی کو نقصان بھی نہیں پہنچاتے۔ وہ خود کو جنگل میں‌مرنے نہیں دیتے،ہیں نا۔ اوریہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنےمہربانوں میں آسودگی کا احساس پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا،انہیں برداشت کیا جاتا ہے۔"

"بھیدی انتہائی چالاک ہوتے ہیں اورشاعری اورداستانوں میں انہیں بڑا بلند مقام حاصل ہے۔ وہ فریب سے کا م لیتے ہیں اورلفظوں کے جال بن کردوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ بھیدی لوگ کوئی مفید کام انجام نہیں دیتے،ہاں وہ بداعتمادی اوردغا بازی کے فن کا سبق پڑھاتے ہیں۔"

سیدھا تن کر اوراپنے بڑے بڑے پروں کو کھولتے ہوئے، کرگس نے گہری آہ بھری۔ سڑے ہوئے گوشت کی ہلکی سی بدبو صبح کی ہوا میں پھیل گئی۔"سب سے نیچے بادشاہت ہے۔ بادشاہوں کو بھیک مانگنے یا دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں؛ گرچہ اکثر وہ یہی دونوں کام کرتے ہیں۔ ڈاکوؤں کی طرح وہ ننگی طاقت کے اختیار پر دوسروں

کی پیدا کی ہوئی چیزکو چھینتے ہیں۔ وہ کوئی بھی چیزپیدا نہیں کرتے، پھربھی ہرچیزپران کا کنٹرول ہوتا ہے۔ اورتم،میرے سادہ لوح مسافر، اس 'بادشاہت' کو قابل احترام سمجھتے ہو جبکہ تم گدھ کو قابل تحقیر سمجھتے ہو؟جب تم کسی قدیم مقبرے کو دیکھتے ہو،"بارڈ نے اپنی گفتگو جاری رکھی،"تو تم کہتے ہو کتنا عظیم بادشاہ تھا کیونکہ اس پر اس کا نام کندہ ہوتا ہے۔ پھر بھی، تمہیں کبھی ان تمام لاشوں کا خیال نہیں آتا جنھیں مقبرے کی تعمیر کے ساتھ ساتھ میری نسل کو صاف کرنا پڑتا ہے۔"

جوناتھن بولا،" ٹھیک ہے،ماضی کے کچھ بادشاہ بدمعاش تھے۔ لیکن اب تو ووٹر کونسل آف لارڈز میں اپنے لیڈر خود منتخب کرتے ہیں۔ یہ مختلف ہیں کیونکہ،ہاں،کیونکہ انہیں منتخب کیا جاتا ہے۔"

"یہ منتخب کیے ہوئےلارڈ مختلف ہیں؟ ہا ہا!"کرگس سختی سے بولا۔" اب بھی بچوں کی تربیت بادشاہوں کی خیالی کہانیاں سنا کر کی جاتی ہے،اوربڑے ہوکربھی وہ بادشاہت ہی کی توقع کرتےہیں۔ تمہارے منتخب لارڈ چار سال کے بادشاہوں اور دوسال کے شہزادوں سے کچھ زیادہ نہیں۔ اصل میں،ان میں،بھکاری،بھیدی اوربادشاہ سب مل کر ایک ہو گئے ہیں!وہ بھیک مانگتے ہیںیا عطیوں اورووٹوں کے لیے سکیمیں بناتے ہیں؛وہ ہرموقعے پرخوشامداورفریب سےکام لیتےہیں؛وہ حکمران بن کرجزیرے بھر میں بغلیں بجاتے پھرتے ہیں۔ اورجتنا وہ اپنی فریب کاریوںمیں کامیاب ہوتے ہیں ہمیں اتنا ہی کم ملنے لگتا ہے،ہم جو حقیقت میں اشیا پیدا کرتے ہیں اورخدمات انجام دیتے ہیں۔"

جوناتھن کیا کرتا چپ ہو گیا۔اس نے نیچے وادی پرنظر دوڑائی اوررضا مندی سے سرہلایا۔" مجھے کوئی ایسی جگہ بتاؤ جہاں یہ سب کچھ نہ ہوتا ہو،کیا ایسی کوئی جگہ ہے؟"

اپنےبڑے بڑے پروں کو اٹھاتے ہوئے کرگس درخت سے اڑ کردھب سے جوناتھن اور ایلیسا کے پاس آ بیٹھا۔ وہ پیچھےاچھل پڑے، وہ اتنے لحیم شحیم پرندے کو دیکھ کرحیران تھے۔ اپنے بڑے بڑے پروں کو پھیلاتے ہوئے بارڈ ان پر جھکا،؛وہ ان سے قریباً دو گنا اونچا تھا۔

"تم ایسی جگہ دیکھنا چاہو گے جہاں لوگ آزاد ہیں؟جہاں طاقت صرف تحفظ کے لیے استعمال کی جاتی ہے ؟تم ایسی جگہ دیکھنا چاہو گے جہاں طرزعمل کے جو ضابطے سب کے لیے ہیں حکا م پر بھی انہیں ضابطوں کا اطلاق ہوتا ہے؟"

”ہاں،ہاں!“جوناتھن نے بے تابی سے کہا۔

بارڈ نے محتاط انداز میں ان کا جائزہ لیا ۔ پرندے کی بڑی بڑی آنکھیں جوناتھن کے پارہوتی جا رہی تھیں؛ وہ اس کےخلوص کو پڑھنا چاہتی تھیں۔ پھروہ گویا ہوا،”جوناتھن،میری پشت پر چڑھ آؤ۔“ پرندہ ذرا سا مڑا۔ پھر اس نے اپنی بڑی سی سخت دم کے پروں کو جھکا کر زمین کے قریب کرلیا۔

جوناتھن کے خوف پر اس کا تجسس غالب آ گیا۔ اس نے ایک درخت میں بنے شگاف پر پاؤں اڑائے اوربڑی احتیاط سے لٹک کر پرندے کے پروں کے بیچ نرم خالی جگہ پر جا پہنچا۔ پھر اس نے توقع کے ساتھ ایلیساکی طرف دیکھا ۔

”میں نہیں جا سکتی ،“وہ ان دونوں سے مخاطب تھی ۔ ”میرے گھروالے مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ میں تمہارے ساتھ جانا تو چاہتی ہوں پرابھی نہیں۔“

جوناتھن کا چہرہ تمتما اٹھا۔ ایک بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے طنزاً کہا،”میں نے ابھی تک وہ مفت کا کھانا نہیں کھایا۔“

جوناتھن نے جونہی اپنے ہاتھ پرندے کی موٹی گردن پررکھے اسے اعصاب میں تناؤ محسوس ہوا۔ کرگس بے ڈھنگے پن سے بڑے بڑے ڈگ بھرتا آگے کی طرف اچھلا۔ اس نے ایک جھٹکا سا محسوس کیااوروہ اوپرہوا میں تیرنے لگا۔ جوناتھن نے پیچھے نظر ڈالی تو اسے ایلیساہاتھ ہلاتی اورچوہو اس کے پاؤ ں کے پاس بیٹھا نظر آیا۔

جزیرےکے اوپر بلندی پر تیرتے ہوئے جوناتھن بے حد خوشی محسوس کررہا تھا۔ ہوا اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی۔ چند ایک دوستوں سے جدائی کے باوجود وہ جزیرے سے بخوشی رخصت ہوا تھا۔ پہاڑ،بادلوں کےنیچے غائب ہو رہے تھےاور کرگس سیدھا ابھرتے سورج کی روشن کرنوں کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ بادلوں اورپانیوں کا ایک وسیع سمندر حد ِنظر تک پھیلا ہواتھا اورجوناتھن سوچ رہا تھا، ”نجانے اب کدھر؟“